

The DAYAL MONTHLY

جلد - ۳۷ - اکتوبر ۱۹۷۸ء - شماره (۸)

سنت مت کا دوسرا استھان

مہرشی شیو برت لال جی مہاراج ایم اے بی ایل ڈی پی ایچ ڈی

پریم دیال پریم سنت فیگر چند جی مہاراج ہوشیار پور پنجاب
فونڈر

راجا رام سنگھ بی بی سی پریم سنت پریم دیال سندھو بھائی جی مہاراج
ایڈیٹر و پبلیشرز - انڈرا ڈھوک دیال انند

پرکاشک - شیو سائنتیفک پرکاشن منڈل

مقام اشاعت: دھوکا گورنر ۱۷-۱۸ - اسکندر آباد اپنی

طباعت: دائرہ پریس - جھنڈا بازار - حیدرآباد

سالانہ عطیہ _____ دشن روپیہ

ست گورو کے چرن سکوں میں پراگھنا

اے اقدس ست گورو۔ تو رانی ایزدانی ہے تو
تو رکا ہے دیوتا روحانی حقائق ہے تو

ہادی راہ حقیقت۔ راستوں سے باخبر
رہتا سچا ہے تو۔ رکھ ہم کو دھرم کی راہ پر

تو اُدھر لے چل جدھر۔ راحت لے فرحت لے
دور رکھ اس راہ سے جس راہ میں کلفت لے

پاپ کا تیر پا ہے راستہ۔ اس سے ہم کو دور رکھ
دھرم کے راستہ کو روشن۔ کر کے چل پر تو رکھ

ہم ثنا خواہ ہوں گے تیرے۔ راحت سرا ہونگے سہی
ہو کے ممنون کرم۔ عت کریں گے جیتے جی

رادھا سوامی ست گورو۔ بھکتی دے اپنے چروں کی
لین کرے آپ میں تو۔ ابھے پد کی آپ دولت طے



ہم جیسا بن آیا سادھو۔ ہم جیسا بن آیا

روپ سروپ دھوی تو مورتی۔ زمین جیو چیت یا
نر کے روپ کی شو بھا بھاری۔ نرتن جھا گیا
ہم جیسا بن آیا سادھو۔ ہم جیسا بن آیا

گھر میں پریم پریت کھلایا۔ بھکتی کا تیمو چنا یا
سچ ہی کافی جسم کی پھانسی۔ جھرم آگیاں مٹایا
ہم جیسا بن آیا سادھو۔ ہم جیسا بن آیا

را دھا سوانی چرن مشرن بہاری گورو پدیس جھوکیا
ہم جیسا بن آیا سادھو۔ ہم جیسا بن آیا



یوگ فلاسفی

چہرشی شیو برت لال چہاراج ایم اے بی بی ڈی پی یچ ڈی

یوگ کے متعلق لوگوں کی مختلف رائے ہیں بعض اس
کو دماغی قوتوں کا ایک مرکز پر قائم ہونا مانتے ہیں۔ بعضوں
کی رائے میں وہ ایک طرح کی خاموشی کی عبادت ہے بعض
لوگ سانس کو روکنے کو یوگ کہتے ہیں اور بہت سے آدمیوں
کی رائے میں آتما کا پر ماتما سے ملنا یا اتصال ہونا یوگ ہے
مگر دراصل یہہ نوگ کسی نہ کسی طرح کی غلطی پر ہیں۔
یوگ دراصل چت کی وہیتوں کے ترودھ کا نام ہے

ہر شی پتنبجلی جو یوگ درشن کے مصنف ہیں اور جن کی رائے اس معاملہ میں مستند اور قابل وقت ہے اسی طرح پر اس کی تعریف کی ہے یوگ ابھیاس اُن سادھوں کی مشق کہ کہتے ہیں جن کے ذریعہ من کی درتیاں رکھتے رکھتے اور سنگھپ وکھپ کم ہوتے ہوتے من نہایت پاک صاف اور طاقتور ہوتا ہے اس میں آپ ہی آپ سچائی کا انو بھو اور گیان پیدا ہونے لگتا ہے جس وقت من کی ایسی حالت ہو جاتی ہے اس وقت انسان ہر قسم کے معاملات اور خاص کر روحانی باتوں پر غور کرنے اور سمجھنے کے قابل بن جاتا ہے اور ذرا توجہ کرنے سے قدرت کے چھپے ہوئے علم سچائی کا انو بھو اور اپنی اصلیت کا گیان ظاہر ہونے لگتا ہے اور پھر رقتہ رقتہ باسانی اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جس کو ریشیوں نے اپنی زندگی کا اصلی مقصد سمجھنا ہے اور جن پر دنیا کے فلاسفر اور گیانی دھیانی برابر بحث کرتے آئے ہیں۔

من کی یہ حالت سادھی کے وقت میں ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں سوکھپ سادھی۔ نرکھپ سادھی میں کسی نہ کسی طرح کا دکھپ موجود رہتا ہے نہ کہ کھپ سادھی

اس کے برعکس ہے اس میں یہ بات نہیں رہتی بلکہ ہر قسم کے خیالات دور ہو کر محویت آجاتی ہے اور یوگی اومان گیان پرمان گیان کے درجوں سے گذر کر سچائی اور حقیقت کو یقین کر جاتا ہے۔

بعض انسانی طبائع قدرتی طور پر سادھی کی حالت حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور بعضوں کو یوگ سادھن میں محنت کرنے کے بعد یہ حالت نصیب ہوتی ہے پہلی حالت کو سمات چت اور بعد کی حالت کو دہت چت کہتے ہیں سمات چت والوں کی درتی فطرتاً لطیف ہوتی ہے وہ نہ صرف سادھی ہی کی حالت میں رہتے ہیں بلکہ ان کا سمجھ بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ ہر بات کی تہہ کو پہنچا اور غور کر کے صحیح مطلب ظاہر کرنا ان کے لئے آسان ہے بمقابلہ اوروں کے روحانی مضامین کو زیادہ صحیح سمجھ سکتے ہیں۔ و دہت چت والے ان کے برعکس ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو اپنے ادھکار کے موافق یوگ اچھیا س وغیرہ کر کے اپنی سمجھ بڑھا سکتے ہیں اور سادھی لگانے پر بھی قادر ہوتے ہیں اور بعض بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔

یوگ کے ادھکاری چار قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اتم - ۲۔ مدھم - ۳۔ کنٹھ -
۴۔ اتینت کنٹھ

اتم ادھکاری وہ ہے جس کے کم اور سنکار اچھے ہیں
اس کو انوجھوی جہا پرشوں کے پاس جا کر اپنی شنکاوں اور
سندیہوں کا سنا دھان پر اپت کرنا چاہیے۔ سوکھ سادھی
کی بیہ پہلی منزل ہے۔ پھر ایکانت میں بیٹھ کر اپنے دھارن
پر سوچنا اور منن کرنا اور سارتنو کو حاصل کرنا دوسری
منزل ہے زندگی کو عمل بنا کر انوجھو کرنا آند اور سرور
کی استھتی کو پر اپت کرنا تیسری منزل ہے جب رخ
انوجھو سے دیویک گیان ہو جائے اور روحانی مرکز تک
رسانی ہونے لگے بیہ چوتھی منزل ہے

مذکورہ بالا حالتوں کا مجموعی نام اسمیر گیات یوگ
رکھا ہے کیونکہ بیہ اندریوں - من - اور بدھی کے ذریعہ
پر اپت ہوتی ہیں اس ودھان کو اسمیر گیات یوگ
کہتے ہیں۔

مدھم ادھکاری اس کو کہتے ہیں جس کے سنکار
اچھے نہیں ہیں۔ مگر کم اچھے ہیں اس کو پہلے سنکار درست
کرنا چاہیے اور سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ شکام کم کرے

اور اپنی خواہش اور خود غرضی چھوڑ کر دنیا میں عام پرہیزگار
کا کام کرے اور اپنا زیادہ سمیہ پر مانتا کی استی پر ارتھنا
اور ایسا سنا میں گذرے۔ تپ کرنا اور نام کا سمرن دھیان
کرنا بھی لاجبہ دانگ ہے۔

کنشٹ ادھکاری کے کرم اور خیالات دونوں
برے ہوتے ہیں جت حد درجہ کا چینل ہوتا ہے۔ اس قسم کے
لوگوں کے واسطے جہانمادوں نے طرح طرح کے کرم کا تڑپ چھینے
جن پر مسلسل ایک حد تک عمل کرنے سے من۔ وچن اور
کرم شدہ ہوتے ہیں یوگ سادھن کرنے کا وہ ادھکاری
ہو جاتا ہے اس کو درڑہ و شواس۔ شر دھا بھاؤ رکھ کر پرتما
کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھ کر برے خیالات اور پیرے کرم
سے بچنا چاہے وہ سادھو سیوا کر کے اپنے سنکاروں کو
شدہ کرتا جائے۔

آئینت کنشٹ ادھکاری کے وچار اور کرم بہت
سی برے ہوتے ہیں اس کا ایسے وچاروں اور کرموں میں
گہرا سبندہ ہوتا ہے اس کو اپنے بڑے سو بھاؤ کو چھوڑنے
کی نہ خواہش ہوتی ہے اور نہ ہمت ہوتی ہے چونکہ اس کے
من میں یوگ سادھن کی اچھی ماتر ہے اس وجہ سے وہ

ادھکاری سمجھا جاتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ پر ماتما سے خوف کرے
سادھو سیوا۔ دان۔ دھرم کرتے رہے۔

یوگ ابھیاس کا ادھکار ہر شخص کو ہے چاہے وہ مرد
ہو یا عورت ہر شخص اپنے ادھکار کو سمجھ کر سادھن کر سکتا ہے
یوگ سادھن میں جلدیادیر سے کامیابی حاصل کرنا اس کی جگہ
اور اس کی اپنی محنت پر موقوف ہے اس بات کا اندازہ کرنا کہ
کون کس درجہ کا ادھکاری ہے یہ خود آپ غور سے سوچنے
پر پتہ چلیگا۔ یا کسی زپکش اور انوجھوی ابھیاسی سے
دریافت کر کے سادھن ابھیاس شروع کر دے۔ مطلب
یہ ہے کہ اپنے ادھکار کو سمجھ کر کسی انوجھوی جہا پرش کی
رہنمائی میں سادھن میں لگ جائیں۔

انسان کے من پر اچھے بُرے کرم کا سنسکار ہر وقت
پڑتے رہتا ہے اس لئے ابھیاسی کو ہمیشہ نیک شگفت
میں رہنا اور وچار پوروک اپنے وقت کو تقسیم کرنے اس میں
مناسب تبدیلیاں کرتے ہوئے اپنے سادھن کے کام کو عمدگی
سے وقت مقررہ پر کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔
ہر ایک کام کو مقررہ وقت پر کرنے سے وہ کام اچھی طرح انجام
پاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ من میں کسی وقت سوتے

اس کام کے وپاروں کے جو اس وقت کے لئے مقرر ہے دوہے
خیالات کا حلقہ بہتیں ہوتا اور لوگ سادھن میں اس سے بڑی
مدد ملتی ہے۔

جو لوگ کامل طور پر یوگ کرتا چاہتے ہیں ان کے لئے نہایت
ایکانت جگہ میں رہنے کا انتظام ہونا چاہئے جہاں کسی طرح کے
شور و غل کا اندیشہ نہ ہو۔ مقام اچھی طرح محفوظ ہو۔ اور
حتی الامکان کلی موسموں کی حالت قریب قریب ایک سالہ ہو
رہے۔ گرمی اور سردی کی کمی بیشی ہو اکا زیادہ گذر روشنی اور
آواز کی زیادتی اکثر یوگیوں کے لئے خوف و خطرے کا سامان
پیدا کر دیتے ہیں۔ ان ہی سب خیالات کے لحاظ سے یوگی
پہاڑوں گچھاؤں اور کھنڈروں میں رہتے ہیں

یوگیوں کے بستر وغیرہ سامان میں کوئی گھاس۔ رومی
اور بھیڑ کی اون کا کپڑا نہایت موزوں اور ضروری سمجھا
جاتا ہے۔

حتی الامکان غذا ہلکی اور ملائم ہو۔ کھان پان کا بھی
اثر من وچن کرم پر پڑتا ہے اس لحاظ سے جتنی ہی
غذا سوکھتم ہوگی اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ ریشیوں کی غذا عام
طور پر گیہوں۔ جو۔ مونگ دودھ شکر شہد گھی مکھن وغیرہ

ہے نمک بہت مضر سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے اس سے
 پرہیز کرنا چاہئے۔ گوشت۔ مچھلی۔ شراب۔ تیل۔ رائی
 پیاز۔ اسن اور گاجر نہیں کھانا چاہئے۔ ان کے کھانے
 سے انسان کے آچرن و چار اور سماجی طاقت میں
 کمزوری آتی ہے۔ عام طور پر چاول۔ جو۔ گیہوں رجو گئی
 ۳ ہارکے وشبہ میں اس بات کا ہمیشہ خیال رہے کہ آہار
 سا توک ہو۔ دیر ہضم۔ کچھ سسٹری ہوئی بدبو دار غذاؤں
 کو نہیں کھانا چاہئے۔

یوگی کو ہمیشہ آہستہ اور کم بولنے کی ہدایت کی ہے اس معاملہ
 میں جب دیکھو کہ ہماری بول چال کی عادت بڑھ گئی ہے اور
 نفل ہے تو مومن درت دھارن کو۔

دماغی کام یوگ سادھن میں مددگار رہتے ہیں لیکن
 اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زیادہ دماغی کام کیا جائے۔
 اس قسم کے کام بھی سمانتا سے پابندی سے ہونا چاہئے۔
 یوگی شاریرک شرم کرنا چاہئے لیکن ایسا کام نہیں کرنا
 چاہئے جس سے سانس زور سے لینے کی ضرورت ہے یا سانس
 پھول جائے اور تھکاوٹ آجائے۔

زیادہ پانی پینے والے زیادہ سانس لیتے ہیں کم پانی

پینے والوں میں یہ بات بہت ہی رستی ہے یوگی کو پانی اتنا ہی پینا جتنا صحت کے لئے مفید ہے پانی سرد ہے۔

ورت یا آپاس رکھنے سے دھیان میں مدد ملتی ہے اور طبیعت خود بخود بلا تردد و دیکھوئی کی جانب مائل ہوتی ہے اس لئے نیم سے ورت اور آپاس رکھنے کی ہدایت ہے۔ آپاس کرنے سے سانس لینے میں کمی ہوتی ہے تندرستی قائم رہتی ہے اور عمر بڑھتی ہے یوگیوں کی ہر بات میں وقت کی پابندی۔ سم بھاد کا لحاظ رہتا ہے۔

یوگی کے استغراق کی حالت کو غلطی سے اکثر نیند سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ یوگ سادھن کرنے سے ابتدا میں نیند کی سی حالت ہر وقت عالم طور پر انسان کے نیند کا وقت اور اس کی مدت مقرر ہے۔ زیادہ نیند لینا اور کم نیند لینا بھی مضر صحت ہے یوگیوں کی یوگیوں کی حالت کے لئے اس قسم کے وقت اور مدت کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ابھی کسی کو اس بات کا اندیشہ پیدا ہو کہ سادھن کی پہلی اوستھا میں اس کو نیند آجایا کرتی ہے تو ذرا احتیاط سے چند روز ابھی اس کے یعنی جب نیند آنے لگے تو فوراً اٹھ جایا کرے۔ کھلی ہوا میں

چند منٹ پہل قدمی کر کے پھر ابھی اس کو شروع کرے۔
 چند روز ابھی اس کرنے کے بعد اس کو خود بخود معلوم
 ہو جائے گا کہ جو نیند کی حالت اس کو محسوس ہو رہی تھی
 وہ دراصل نیند نہیں ہے بلکہ چت کی ایکسوئی سے محویت
 تھادی ہوتی ہے۔ نیند کی حالت میں بھی جسمانی حالت
 میں فرق آجاتا ہے نبض کی رفتار میں کمی آجاتی ہے
 اور سوختنی کی اوستھا میں اور بھی کمی رہتی ہے یوگیوں
 کی سماجی کی حالت میں نبض اور سانس دونوں بند
 ہو جاتے ہیں ابتداء میں جو ابھی اس کیا جاتا ہے وہ ضرور
 وقت مقررہ کے لحاظ سے ہونا چاہئے جیسا کہ آگے چلکر
 ذکر کیا جائے گا۔ مگر اس سے غرض صرف یہ ہے کہ
 ابھی اس کو سماجی کی حالت حاصل کرنے کے لئے عادی
 اور تیار کیا جائے۔

یوگی عام طور پر رات کو دوسرے کام کاج کرتے ہیں
 دن کو باسکی تنہا اور علحدہ رہنا پسند کرتے ہیں ان کا سوچنا
 بظاہر کاہلوں جیسا ہوتا ہے دراصل وہ اپنے من اور اندریوں
 سے آنا ہی کام لیتے ہیں جتنی ضرورت ہے
 لوگ ابھی اس کرنے کا اچت سمیہ پندرہ برس سے پینتالیس

بوس کی عمر تک ہے مگر اس قسم کے بال یوگی ہمیشہ کم یاب ہوتے ہیں۔

رشیوں نے ممبی کم عمر میں اچھیاں کرانے یا کرنے پر زور نہیں دیا۔ جس شخص نے بچپن میں ہر ہر مچھر یہ سیون کیا ہو اور جوانی میں دشیمہ جھوگ میں زیادہ ملیٹ نہ ہو اور یا پوری لگن رکھتا ہو۔ وہ بجائے (۲۵) برس کے ستر برس تک بھی سادھن کر کے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر یاد رہے یہ بات صرف راج یوگ کے بارے میں کہی جا رہی ہے۔

اچھیاں کرنے کا اچھا وقت ۳ بجے سے ۶ بجے صبح کے درمیان ہے۔ یہی وقت ایسا ہوتا ہے جبکہ دماغ سے اہرت کی درشا ہوتی ہے اور سر نیچی جو دماغ کے پچھلے حصہ کے آخری سرے تک پیٹھ کی بانس سے جمایل کتی ہوئی رہتی ہے اس دودھ کو پی جاتی ہے اس وقت سوتے رہنے سے دماغی قوت دھیرے دھیرے کمزور ہوتی جاتی ہے۔

شام کے چھ بجے سے نو بجے تک سناریوں کا رات کے نو سے ۱۲ بجے تک بھوگیوں کا بارہ سے تین بجے تک چوروں ہساروں کا اور تین بجے صبح سے ۶ بجے تک لوگہا

کا وقت مقرر ہے۔

پہلی رات بیوہ ہاری جاگے

دوسری رات بھوگی جاگے

تیسری رات تکر جاگے

چوتھی رات یوگی جاگے

یہ یوگ سادھن کے لوازمات ہیں۔ سادھن

کو ابتداء میں ان معلومات کو حاصل کرنا چاہئے۔

” شیو “

سنت مت کا دوسرا امتحان

سنت سنگ کے پچن نمول

۶۶۹/گٹ ۲۴

انوتامندرہوشیارپور

اب چلو سچنی دوسرا دھام

دکھ پیکرہ گ گ کا چھ مام

او نکار دھن جہاں بسرام
گر جے بادل اور گھنٹیاں
سورج منڈل لال مقام
گورو نے بتا یا گورو کا نام
پنجم بید ناد یہی گا یا
چھو دل کنول سنت تیا یا
گھنٹا شنگھ تھی دھن دوی
گر ج مردنگ سنائی سوئی
سرت چلی اور کھولا دوا را
بنک نال دھن ہوگی پارا
اوپنی پنچی گھاٹی اتری
تیل کی الٹی پھیری پتری
گر گڑھ بھیتہ جائے کنہیا راج
بھکتی بھاؤ کا پایا ساج
کرم بیج اب دیا جلائی
آگے نکو پھر سرت پڑھائی
لنیت جھڑائی اٹھوں جام
سرت پایا مول کلام

جہاں کال اور کرم بکھانا
 ایتنی بیجا یہاں سے جاتا
 سورج چاند اینکن دیکھے
 تارا منڈل ہو بدھی پیٹھے
 پنڈا پنڈا سے نیاری کھیلی
 برجانڈ پار چلی ا لبیلی
 بن اور پریت باغ دکھائی
 چمن چمن پھلوا ری چھائی
 نہریں ندیاں نزل دھارا
 سمندر پل چڑھ ہوگی پارا
 میر سمیر دیکھ کیلا سا
 گئی سہرت جہاں بمل بلا سا
 رادھا سوامی کہتے پکاری
 دوسر منڈل کرنی پاری

رادھا سوامی

آپ لوگوں نے یہہ شدتاً۔ میں نے پرن کیا تھا اس
 راستہ پر چلنے سے جو کچھ مجھ کو ملے گا۔ وہ میں تبا جاؤنگا۔

میں باؤں بھوسے ہنسی میں کرتا کہ جو میرا اٹو بھو ہے وہی
 ٹھیک ہے مگر میں بغیر اٹو بھو کے ہوئے ہاں میں ہاں ملانے
 کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جو کچھ میں سمجھا ہوں مجھے اس کے
 کہنے کا حق ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ میں اپنی آتما سے پوچھتا ہوں کہ تو
 نے یہہ ترکٹی کی منزل پار کر لی ؟

بہت سال ہوئے جب میں بصرہ بغداد میں تھا۔ اس وقت
 میں نے ترکٹی پار کی تھی۔ لال سورج دیکھا تھا۔ داتا کا سند
 روپ دیکھا تھا۔ مردنگ سا تھا۔ کیا مردنگ سننے کے
 بعد سورج دیکھنے کے بعد تم کو شانتی مل گئی۔ اور تمہارا
 من وحیت نہیں ہوا؟ یہہ میں اپنی آتما سے سوال کرتا
 ہوں؟ کیوں؟ میں نے کہا تھا اپنا اٹو بھو کہہ جاؤنگا۔
 نہ بھٹے ہو کے کہتا ہوں کہ جب تک انسان کو ستنگ
 کر کے اپنے من کے دکاروں کے دور کرنے کی اچھیا نہیں
 ہوتی اور وہ دور کرتا نہیں چاہتا اور نہیں کرتا اس کو اس
 ترکٹی میں اچھیا کرنے کے بعد بھی گراوٹیں آتی رہیں گی
 شانتی اور تسکین نہیں ملے گی۔

اے! مذہبی اور پستھک دنیا کے مہاتماؤں اور گورو اور

ست سنگیوں میں یہہ نہیں کہتا کہ تم میری بات کو بغیر
 سوچنے ہوئے سستیہ مانو تم اپنی رہتی کو دیکھو! اے! جہاتماؤ!
 تم دنیا کو سرت شد یوگ کا اپدیش کرتے ہو پہلے تم اپنے
 جیون کے انو بھو کو دیکھو پھر کہو۔ تم میں سے کئے آتھا
 ا جھیا سہی ہوں گے۔ کیویٹوں نے اپنے انتر میں لال رنگ
 میں گودکا روپ دیکھا ہوگا۔ کیا اس کے بعد تمہارے من میں
 گندے خیالات نہیں آئے؟ لاپچی نہیں ہوئے؟ کاہی نہیں
 ہوئے؟ کسی کو دھوکا نہیں دے؟ سوچ لو کتا یوں میں
 لکھی ہوئی باتوں کو مت کہو۔ سب سے بڑا دھوکہ تو ان
 گوروں نے یہہ دیا ہے کہ جو یہہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کے انتر
 سینے میں سادھی میں یا جاگرت اوستھا میں پرگٹ ہوتے
 ہیں ان کی مدد کرتے ہیں اگر یہ جہا پرش دعویٰ کریں کہ ہم نے
 ترکٹی پار کر کے کچھ حاصل کر لیا۔ کیا کیا ہے سوچو! اس لئے
 میں کہتا ہوں کہ سب سے پہلے اپنے من کے دکاروں و عیوں
 گندے خیالات۔ غلط بومہ کو جب تک کوئی نہیں چھوڑ لیا
 اس کو اس سادھن کرنے سے جزی امتکار آجائے گا اس
 نے ا جھیا سہی کیا ہوا ہے مگر اس کو وہ شانتی نہیں مل سکتی
 جو کہ ملنا چاہئے۔ اس لئے جن آدمیوں کو ست سنگ کر کے اپنے

من کے عیبوں کو من کے دکاروں کو نکالنے کی اچھیا ہے اور
 وہ یم یم کا سادھن کر کے ان کو چھوڑنے کی کوشش کرتے
 ہیں صرف ان کے لئے یہ سادھن ہے۔ جو ایسی کوشش نہیں
 کرتے ان کو سادھن نہیں کرنا چاہئے۔ کیا میں نے عملی پہلو
 سے غلط کہا ہے؟ نہیں! یا سکل ٹھیک کہتا ہوں۔ جب
 حالت آجاتی ہے تو پھر کیا ہوتا ہے پہلی اسٹیج گذر جانے کے بعد آگے
 دوسرا دھام آجاتا ہے۔ پہلی اسٹیج میں تو صرف جسمانی
 زندگی استھول شریر کا جو سرچشمہ ہے جہاں سے استھول
 پر کرتی بنتی ہے وہ ہے پہلی اسٹیج وہی اس راستہ پر
 چلیگا جس کو اس سنار میں دکھ محوس ہوتا ہے ایک تو
 تشاریک کم اندریوں کے دکھ ہیں پھر اس کے آگے
 گیان اندریاں ہیں۔ گیان اندریوں کے دکھ من کی اشانتی
 گھراہٹ خوف فکر وغیرہ ہیں۔ اس من کی اشانتی کو دور
 کرنے کے لئے ترکٹی کا استھان ہے۔ یہ کب دور ہوگی۔ پہلے
 یہ کہ سادھک کی جو سرت ہے یہ اپنا کوئی اشٹ دھارن
 کرے وہ اپنے اشٹ کو پورن سمجھے۔ ترکٹی کا سادھن کرنے
 کے لئے جب تک کسی کو اس مالک کا سرگن روپ نہیں آئیگا
 ترکٹی کی منزل کو کبھی طے نہیں کر سکتا۔ روپ اساکار

روپ ایک باہر ہے دوسرا اندر میں ہے جب تک کوئی اندر میں
 روپ نہیں بنا لیا گیا اور اس میں اس کو پورن و شو اس نہیں
 ہوگا اس کی ترکٹی نہیں لگ سکتی۔ یہ میرا اپنا بخ انو جھو ہے
 ترکٹی میں جانے کے لئے یہ سا دھن ہے اگر کسی نے مالک
 پر ماتا کو رام مانا ہوا ہے اس کی جب ترکٹی لگے گی اس کے
 اندر رام پرگٹ ہوں گے۔ کسی نے کوشن کو مانا ہوا ہے جب
 ترکٹی لگے گی کوشن کا روپ پرگٹ ہوگا۔ کسی نے کسی اور اشٹ
 کو پورن مان کے اس کے سا کا روپ کو ترکٹی لگا کر پرگٹ کر سکتا
 ہے یہ اس کا اپنا و شو اس ہے اس کی اپنی شردھا ہے ترکٹی
 لگ جاتی ہے ترکٹی لگ نے کیا ہوتا ہے؟ ہمارے اپنے
 من کے وچار ہیں۔ گیان اندریاں ہیں۔ من جیت بدھی
 اشتکار ہے یہ ہمارے قابو میں نہ ہونے کی وجہ سے ہم میں
 اشانتی آجاتی ہے اس لئے اس اشٹان پر ابھی اس کہتا ہے
 تو کسی روپ کو اپنا اشٹ بنا لا اور اس کو پورن مانو جب تک
 تمہارا و شو اس شردھا اور بھاؤ اس روپ پر نہیں ہے
 تم لاکھ سرینگ کو مر جاؤ تمہاری ترکٹی نہیں لگ سکتی
 یہ میرا اپنا زندگی کا انو جھو ہے کچھ بخ انو جھو ہے کچھ
 عمر کا انو جھو ہے۔ جب روپ بن جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

اب چلو سجنی دوسر دھام

نکھو تر کئی گورو کا دھام

وہ گورو کون ہے؟ گورو وہ ہے جس کو تم نے مان

لیا ہے سرگن روپ جس پر تمہارا اٹل دشواں ریم

اور بھاؤ ہے۔ تم نے من سے مانا ہے اور من سے مان

کر روپ بنایا ہے تو یہ روپ تمہارے اپنے من کا بنایا

ہوا ہے تمہارا اپنا ہی من ہے جن لوگوں کو یہ گیاں ہو

جاتا ہے کہ گورو کا روپ ان کے اپنے من کا بنایا ہوا ہے

ان کو تر کئی میں سادھن کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ماوہ سادھن کر سکتے ہیں جیوں کو سادھن سین بنانے

کے لئے جس پر وہ کو میں نے کھولا ہے اس کو کھولنے کا دستور

ہتیس تھا۔ مگر میں سنت مت کا پیروکار ہوں میری منزل

جو تھا پید ہے۔ اگر اتان کو یہ سمجھ آجائے اور وہ اپنے

انتر میں ایک روپ مان لے اور تر کئی میں چلا جائے اس

کی تر کئی لگ جائے گی مگر کوئی یہ کہے کہ با بے فیقر سے نام

لیا ہوا شخص ہی اپنے انتر میں روپ بنا سکتا ہے وہی تر کئی

لگا سکتا ہے یہ غلط ہے ہر ایک آدمی اپنے دشواں کے

انوسار جس روپ دؤرا اس کو پریم ہے اسی روپ کا دھیان

کہتا ہوا۔ وہ اس ترکٹی کی منزل پار کر سکتا ہے میں نے کتنی
آزاد اور سچی بات کہی ہے میں کسی کو اپنے جال میں پھنسانے کی
کوشش نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ گورومت کا سار جو میں نے سمجھا ہے
بتا رہا ہوں ممکن ہے میں غلط ہوں۔ یہہ دعویٰ کرنا کہ میں جو کچھ
کہتا ہوں یہی ٹھیک ہے غلط ہے۔

جس وقت روپ انتر میں بن جاتا ہے پھر کیا ہوتا ہے ؟

اوزکار دھن جیہیں بسرام

گر جے بادل اور گھنٹام

وہاں سوکشم پر کرتی من چت بدھی امتکار کے کھیل ہوتے ہیں
تمہارے من کے وچاروں کے کھیل ہیں جس طرح سورج
مختلف سمندروں کا پانی اٹھان پر کھینچ کر اوپر لے جاتا ہے
وہاں جب وہ آپس میں رگڑا کھاتے ہیں تو بادل کی گرنج
ہوتی ہے۔ ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ؟ اس طرح جب ہمارے من
چت بدھی امتکار جو پہلے اپنے اپنے نلحدہ علحدہ کرنوں
سے ہمارے من میں کھیل کھیلتے تھے اب وہ اکٹھے ہو گئے
اکٹھا ہونے سے ان میں جو رگڑا پھیلا ہوتی
ہے اس سے ایک تو روشنی پیدا ہوتی ہے دوسرے بادل کی
گرنج ہونے لگتی ہے بادل کی گرنج کی آواز اوم ہوتی ہے

کوئی اسے ہم کہہ دیتا ہے کوئی مردنگ کہہ دیتا ہے علحدہ علحدہ نام رکھے ہوئے ہیں۔ وہ آواز ہی ہے۔ من جت بدھی انکار کے اکٹھا ہونے سے وچاروں کے اکٹھا ہونے سے آپس میں رگڑا کھاتے ہیں اور آواز پیدا ہوتی ہے

اونکار دامن۔ جیہیں بسرام

گر جے بادل اور گھنشیام

اس اوستھا میں بسرام ملتا ہے پہلے من طرح طرح کے وچار اٹھاتا تھا۔ اتی چنچل تھا۔ یہی اشانتی ہے اشانتی کا کارن من کا چنچل ہوتا ہے۔ من ایکراگر ہوا۔ شانت ہوا۔ من کی شانتی ہی بسرام ہے اس مقام سے ہی پھر یہ من چنچل ہی انکار کام کرتے ہیں۔ اور من جت بدھی انکار کے کام سے ہی ہمارا جیون بنتا ہے اور ہمارا جسم ہمارے خیالات سے بنتا ہے اس لئے اس مقام کو اوم کا مقام کہتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں اس کی بڑی بھاری عظمت ہے۔ اوم کے اوپر بندو دیتے ہیں بندو کا مقام آگے ہے۔ آ۔ او۔ ماجب ایکنھے ہو جاتے ہیں جہاں اکٹھے ہوتے ہیں اس مقام کا نام اوم ہے یہ اوم باہر نہیں ہے تمہارے اتر میں ہے کسی نے اس کو آ۔ او۔ م کہدیا کسی نے مردنگ کہدیا۔ کسی نے

ہم ہم کہا۔ لفظوں کا الٹ پھیر ہے اصل چیز ہے ہمارا من
ہمارے من کی دیتوں کے اکٹھا ہوجانے کی اوتھھا کا نام ادم
ہے اس میں بادل کی گرنج ہوتی ہے سے

سورج منڈل اول مقام

گورو نے بتایا گورو کا نام

باہر کے گورو نے ہم کو بتا دیا کہ یہ گورو کا مقام ہے تو پھر
وہ گورو کون ہے اسے انسان تو بھرم میں آیا ہوا ہے وہ
تیرے اپنے ہی من کا مقام ہے تیرا ہی من گورو ہے۔ میں یہ
صاف بیانی کیوں کر رہا ہوں؟ اسے کھلے لفظوں میں کیوں
کہتا ہوں؟ دنیا ٹھیک ہے۔ متعصب ہے جو نبل اہل
اور اگیانی ہیں۔ سچائی کو سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں
مجبور ہوں۔ کیوں؟ میں نے اپنے ہی کو سنت ست گورو
وقت کہا ہے جب میں یہ ست گورو کا کام کرتا ہوں تو میرا
کیا ڈیوٹی ہے؟ جیودوں کو جو تھے پد کی طرف لے جانا۔
جو تھے پد کی طرف جیوتب ہی جائیں گے جب ان کو راز
معلوم ہوگا۔ اس راز سے وہ واقف نہیں ہوں گے تو جو تھے
پد میں نہیں جائیں گے۔ یہ سارے پہلی اسٹیج دوسری
اسٹیج۔ تیسری اسٹیج چوتھی اسٹیج تک ہی چکر کھاتے رہیں گے

چوتھے پدم میں کیسے جائیں گے۔ جب تک ان کو یہہ راز نہیں معلوم ہوگا۔ اس لئے میں اس راز کو صاف بیانی سے بتاتا ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو سنت ست گورو وقت کہا ہے پتہ نہیں ہوں کہ نہیں۔ گوروں مہر پر ہے۔ داتا دیال جی نے حکم دیا تھا کہ نبل اہل اگیانی جیوں کی مدد کرنا۔ جیوں کو بھوساگو سے پار کرنا مجھے بھونگ مارنا نہیں آتا۔ نہ میں پاکھنڈ کا حال بچھانا چاہتا ہوں جو کچھ میں کر سکتا ہوں وہ یہی ہے کہ اپنا بخ انو بھو بنا سکتا ہوں۔ یہی کہ اے انسان تیرا بسرام پودن شانتی چوتھے پدم میں ہے یہہ ان پانچ استھانوں (جن کی تشریح میں آج کل کر رہا ہوں) اس سے آگے ہے یہہ تو راستہ کی منزلیں ہیں ان میں ہلیختہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے یہہ تو صرف سادھن کر کے انو بھو کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص سچی شانتی چاہتا ہے۔ مالک کل سے ملنا چاہتا ہے اپنی ذات میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے چوتھا پد ضروری ہے دوسروں کے لئے یہہ مارگ نہیں ہے۔ میں کسی کو نام نہیں دیتا۔ نام کی پہلی شرط تو یہی ہے کہ زر۔ زن۔ زمین کو تقدیر کے حوالے کر کے آؤ۔ میرے پاس جتنے آتے ہیں یہہ سب زر۔ زن۔ اور زمین کے جھگڑوں

میں پھنسنے ہوئے ہیں۔ میں نے کلی بتا دیا کہ زر۔ زن۔ زمین کے جھگڑاؤں سے نجات حاصل کرنے کا زندگی میں خوش رہنے کا کیا طریقہ ہے اور من کی شانتی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ کہ اپنے ایشٹ کو پورن مان کر

اس کے روپ کا دھیان کیا کرو تم کو کیا ملیگا۔ چوتھا بد نہیں ملیگا۔ چوتھا بد تو تب ملیگا جب تم اس روپ سے آگے جاؤ گے تم کو تمہارے من کی شانتی مل جائے گی۔ چوتھا بد نہیں ملیگا۔ ترقی میں ابھی اس کرنے والوں کو من کی شانتی ملتی ہے۔ جن لوگوں کا من طرح طرح کے خیالات میں پھنسا کر دکھی

کرتا ہے ایشٹ کرتا ہے جو اپنے من کو ستھرا لیا کر کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایشٹ کا روپ بنا کر اس کو پورن مان کر دخوا اس پریم شردھا عبادت سے انتر میں سمرن اور دھیان کیا کریں۔ تمہارے من کو شانتی مل جائے گی من جو زیادہ گھبراہٹ میں آجاتا ہے اس سے تم کو بچاؤ ہو جائے گا

دوسرے یہ مقام من جیت بدھی انکار کے اکٹھا ہونے کا ہے جو یہاں دھیان کر لیا۔ سادھن کر لیا۔ اس کو کسی بھی گہرے سے گہرے مسئلہ کو سوچ کر حل کرنے کا اوزار ہو جائے گا۔ وہ اسے جان سیکھا یہ جتنے سائنس دان

سے وہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ ہمارے ہندو قوم میں بڑے زبردست فلاسفر ہوئے ہیں وہ دھیان یوگ کے ماہر تھے ہمارے رشیوں نے دیا حاصل کرنے کے لئے سرسوتی کا دھیان بتایا ہے دولت حاصل کرنے کے لئے لکشمی کا دھیان بتایا ہوا ہے گیان حاصل کرنے کے لئے شیواجی کا دھیان ہے اور دنیا میں سکھی رتے کے لئے دشنو کا دھیان بتایا ہوا ہے جس قسم کی تمہاری اچھیا ہے اس کا روپ بنا لیا جاتا ہے سنتوں نے دیکھا کہ جو کی ضرورتیں بہت ہیں اس لئے انہوں نے گورو کا اشٹ ساتھ کر دیا اور یقین کرادیا کہ گورو سب کچھ دینے والا ہے یہ گیان دینے والا ہے دھن دینے والا ہے سکھ سنتوش دینے والا اور موکش دینے والا ہے اور سب کچھ دینے والا ہے سنتوں نے ایک اشٹ اس کھوک میں چونکہ جنموں کی عمر تھوڑی ہے وہ اتنا کام نہیں کر سکتے۔ ان کو ایک طریقہ آسان بتا دیا کہ گورو کو پورن مانو اس کو سب کچھ دینے والا مان لو۔ جو لوگ ایسا سمجھ کے ترکٹی میں دھیان کریں گے ان کو سنساریں ہر قسم کی صنوکا ہنا کو پورن کرنے کا سامان مل جاتا ہے۔

اب چلو سمجھنی دوسرے دھمام

ترکھو ترکٹی گورو کا ٹھمام

ادھکار دھن جیہیں برام

گر جے بادل اور - گھنشیام

سورج منڈل لال مقام

گورونے بتا یا گورو کا نام

اس شبہ میں لکھا ہوا ہے "لال سورج" میں نے

دیکھا ہے مگر اب کوشش کروں کہ لال رنگ کا سورج

سامنے آجائے۔ اب نہیں آئے گا۔ اب نہیں آتا۔ میری

ترکٹی پار ہوگی ہوئی ہے۔ جب تک منزل پار نہیں

ہوتی تب اس کو پار کرنے کے لئے جوش رہتا ہے آدمی کے

اندر جذبہ رہتا ہے حکمت رہتی ہے تو وہ یہ ہے دراصل

تمہارے اپنے من کا روپ ترکٹی کا مقام ہے جب من

میں جذبہ ہوگا۔ ہمت ہوگی۔ ترود ہوگا اس وقت من کا اصلی

روپ دیکھائی دینگا۔ اس میں لائی آجائے گی۔ لالی کا آنا

قدرتی بات ہے جیہکی چیتر کو زور سے پکڑتے ہیں ہمارے

منہ پر لالی آتی ہے من کی وزتیاں اکٹھا ہو کر زور لگا کر ان

روپ کو نیاتی ہیں۔ من کے انتر جوش پیدا ہوتا ہے من بدھ

چت اشکار کے انتر کھل بیلی چھتی ہے اس لئے وہاں کا

رنگ لال ہو جاتا ہے۔

اب میں اپنی آتما سے پوچھتا ہوں۔ میں اگر چاہوں۔ اب
 ابھی اس میں تھا جو مکہ میں اس مقام پرست سنگ کمانا چاہتا
 تھا۔ اس کا کہن میری طبیعت نیچے اترنے کو نہیں کرتی۔ اچھا
 جانا چاہتی ہے۔ میں نے بہت کوشش کی دانا کا روپیہ
 بھی پرگٹ ہوا۔ مگر لال رنگ نہیں آیا۔ سفید آیا کیوں نہیں
 آیا ہے کیوں کہ اب مجھ کو اس ترکٹی کے امتحان کی
 ضرورت باقی نہیں رہی۔ جب مجھ کو اس امتحان کی ضرورت
 ہی نہیں ہے میری سہرت آسانی سے اچھی جاسکتی ہے اس لئے
 لال رنگ نہیں آئیگا۔ یہ وہ راز ہے مجھے اپنی زندگی
 کا تجربہ کہنے کا حق حاصل ہے سو امی جی کو اپنا اونیوگیان
 کہنے کا حق تھا۔ آدی سنت کبیر صاحب اپنے اونیو
 گیان کو کہہ گئے۔ سائیس دانوں کو اپنا تجربہ کہنے کا
 حق ہے تو مجھے بھی اپنا اونیوگیان کہنے کا حق حاصل
 ہے ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں۔ یہ دعویٰ کرنا کہ جو
 کچھ میں کہتا ہوں یہی ٹھیک ہے میں اب دعویٰ نہیں
 کرتا۔

سہرت چلی اور کھولا دوار
 بنگ نال دھنس ہو گئی پار

میں ان باتوں کو سنا کرتا تھا۔ میں عمر کلودی یہ بنک نال کیا ہے؟
 بنک نال کہتے ہیں ٹیڑھے راستے کو عطر نکالنے کے وقت اس کے اوپر
 جو سالیقین لگاتے ہیں اس کو ٹیڑھا راستہ کہتے ہیں۔ سنتوں نے کہا
 ہے کہ ٹیڑھا راستہ نیچے جاتا ہے پھر اوپر آتا ہے۔ سنتوں کا بنک
 نال کیا ہے مجھے پتہ نہیں۔

سنار والو! میں جو بنک نال سمجھتا ہوں وہ کہتا ہوں سہرت یا
 ہمارا من جب یکسو ہوتا ہے من چت بدھ انکار جب کٹھے ملتے ہیں
 ورتیاں ایکٹھی ہوتی ہیں ان میں غنودگی آتی ہے۔ مہنتی آتی ہے سڑ
 آتا ہے وہ جو پہلے من کی چہینتا تھی جو جاگرت اوستھا تھی وہ
 من چت بدھ انکار کے ایکٹھا ہونے سے ختم ہوتی ہے یعنی
 سہرت نیچے کو جاتی ہے تب غنودگی آتی ہے۔ چت بدھ انکار
 کام نہیں کرتے۔ اس اوستھا کو چھوڑ کر ایک نئی اوستھا اس
 میں پیدا ہوتی ہے اس اوستھا کا نام ہے بنک نال۔ جب
 جاگرت اوستھا میں اپنے انتر ابھیاس کر دو گے تمہاری جاگرت
 اوستھا یا جاگرت کی چہینتا جسمانی احساسات

(PHYSICAL SENSATION) ختم ہو جائیں گے
 جسمانی احساسات ختم ہونے سے من کے انتر ایک فی چہینتا پیدا ہوگی
 اس کا نام ہے بنک نال۔ تم دیکھو! جاگتے ہو رات کو نیند

میں جانتے ہو۔ اگر تم جوش میں رہو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جاگرت اوستھا میں رہتے ہوئے۔ ایک ایسا مقام تمہارے دماغ کے انتر آتا ہے جہاں تم جسم کو بھول جاتے ہو۔ اور پھر تمہارا سین شروع ہو جاتا ہے جاگرت اور سین کی درمیانی اوستھا کو بنک نال کہتے ہیں۔ آدمی سنت کبیر صاحب نے اپنے شہد میں کئے بنک نالیں بتائے ہیں۔ وہ بنک نالیں کھلیں؟ ایک قسم کی چیتنا کو چھوڑ کر دوسری چیتنا میں چلے جانا بنک نال ہے میرا اپنا بخ اوتھو ہے۔ مجھے کوئی دعویٰ نہیں دنیا بانی کی جال میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے وہ تو (QUOTATION)

مانگتے ہیں فلاں نے یہ کہا فلاں نے یہ کہا! ہندوں میں اپنے اہتر کے سادھن کو سدھی یا سدھیہا کہتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کا جو کھیل ہے دراٹ پرش کا اس کے موافق بنانے کی کوشش کی ہے جب رات ختم ہونے والی ہوتی ہے سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے۔ جب اندھیرا ختم ہونے کو ہوتا ہے اور روشنی آنے والی ہوتی ہے اس وقت کو سدھیہا سمیہ کہتے ہیں یہہ سادھن کیا جاتا ہے جب تم انتر میں ایک اوستھا کو چھوڑ کر دوسری اوستھا میں جاو گے و اتاروں کا پر بھاؤ پڑے گا یہ مد ہے یاہری دنیا کے جو سنکار ہیں ان کا اثر انتر کی دھیمی

اجمیاس کے وقت اجمیاسی پر جب پڑتا ہے اور سمیہ کو انوکول
 رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ شام کی سندھییا وہ ہے جب دوپہر کا دن
 ڈھل جاتا ہے۔ شام آجاتی ہے رات آجاتی ہے اس وقت
 جو اتا اورن ہوتا ہے اس کا پر بھاؤ تمہارے سادھن میں مددگار
 ہوگا۔ ہندوں میں تین دفعہ سندھییا کی جاتی ہے۔ صبح۔ دوپہر شام
 سندھییا کا مطلب کیا ہے؟ جاگرت سے سین میں چلے جانا۔
 سین سے آتک اوتھا میں چلے جانا آتک اوتھا اپنی
 اپنی ذات ہے (SELF) مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی ذات میں
 سحر ہیں۔ تین سندھییاں ہیں۔ صبح دوپہر اور شام تین بار سندھییا
 کی جاتی ہے اور یہی سنت مت کہتا ہے۔

تین سن سے نیا را

وہ ہے دلش ہما را

ہم لوگ سب باہر کھھی ہو گئے

جہاں تم بیٹھ کے اجمیاس

کرتے ہو۔ وہ جگہ مخصوص ہونا چاہیے وہاں کا اتا اورن
 انوکول ہونا چاہیے وہاں سوگندہ ہونا چاہیے۔ ایکانت اتھان
 ہونا چاہیے باہر کا اتا اورن تمہارے اجمیاس میں مدد
 کرتا ہے جہاں اجمیاس سادھن کرتے ہو وہاں وہی

آدمی آنے چاہیں جن سے آپ کو پریم ہے آپ کے ہم خیال ہوں
 تو بہتر ہے یہ مندر اسی خیال سے بنایا گیا ہے یہ جگہ بھجن
 پاٹھ کے لئے مخصوص ہے سادھن کرنے میں بڑی سیدھا حاصل
 رہے گی۔

ادینچی نیچی گھاٹی اتری

تن کی آئی پھیری پتری

ادینچی نیچی گھاٹی کیا ہے جب تم کورت کو بناتے ہو۔ گورو مورت
 کا دھیان کرتے ہو۔ کبھی تمہارا من ادینچا جاتا ہے کبھی نیچے
 جاتا ہے جس وقت ادینچا نیچا جانا ختم ہوگا۔ تو کئی لگے
 گی۔ اتر میں کوئی پہاڑ تو نہیں ہے جو تم نے اترنا
 یا چڑھنا ہے تمہارے من کی چیتا کا یا مانک اوتھا کا آنا
 چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ جس وقت یہ اتار چڑھاؤ ختم ہو
 جائے گا تمہارا من سمکھ رہ جائے گا۔ یہ ہے ادینچی نیچی گھاٹی
 کا مطلب آنکھ کی پتلی خود بخود اوپر کی طرف الٹ جاتی
 ہے کئی آدمی یہاں پہنچنے کے لئے پتلی کو پھیرنے یا چڑھنے
 کی کوشش کرتے ہیں ان کے سروں میں درد ہو جاتا ہے یہ درد
 کا کام نہیں ہے پتلی کا اوپر چڑھ جانا تمہارے من کے پریم
 جذبہ پر منحصر ہے پتلی خود بخود ادینچی چڑھ جاتی ہے بول

بھی تم دیکھو! جب کوئی بات اچانک ہو جاتی ہے تمہاری آنکھ خود بخود الٹ جاتی ہے تم آپ نہیں اٹتے۔ اپنے آپ بندھ جاتی ہے اپنے آپ چڑھ جاتی ہے تم نے میری حالت ست سنگ میں کئی دفعہ دیکھی ہو گی میں اونچا سادھن کرتا ہوں آنکھ کی پتلیاں اپنے آپ خود بخود الٹ جاتی ہیں بڑی کوشش کرنے کے بعد کہیں میری آنکھ کھل جاتی ہے یہ پریم کا مارگ ہے جس کو پریم نہیں عشق نہیں اس کی پتلی کیسے اٹھے گی۔ میرا لڑکا رہیں گیا تھا۔ کئی سالوں بعد جب واپس آیا ماں سے ملنے گیا میں نے دیکھا اس کی آنکھ کی پتلیاں ملتے وقت اوپر الٹ گئی۔ ست سنگی لوگ انتر میں پریم نہیں کرتے۔ اپنی پتلی کو الٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں وہ پاگل ہو جاتے ہیں سر میں درد ہو جاتا ہے۔ کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ ان کو کوئی گورو نہیں ملتا۔

گورو! تم سمجھتے ہو بابا فیقر چندل گیا۔ گورو مل گیا۔ دیوانو! گورو نام ہے گیان کا۔ سمجھ کا راز کا دنیا گورو کے روپ سمجھ کر بھڑچال سے پنہنچ میں شامل ہو گئے۔ باہر کے گورو کے گورو کا جو اصلی مقام ہے وہ بتانا ہے۔

گورو نے بتا یا گورو کا ٹھکانہ
اگر حقیقت میں باہر کا ہی گورو گورو ہوتا تو مجھکو وہ گورو کا
مقام کیسے بتاتا۔ دنیا ٹھیک ہی ہوگئی ہے تعصب ہوگئی ہے کٹر اور
پکڑتی ہوگئی ہے اس لئے میں نام دان دینے والا گورو نہیں ہوں
اور بتانا چاہتا ہوں دنیا میں ظاہرہ بادیکھو میں دنیا کو نام دان
نہیں دیتا۔ چلیے نہیں بتاتا۔ کیوں نہیں بتاتا؟ کیوں کہ میں نے
حقیقت کیا ہے وہ سمجھ لیا ہے راز کو جان گیا ہوں میری
ضمیر مجھ کو اجازت نہیں دیتی۔ جو گورو کا کام ہے وہ تو میں کرتا ہوں
مگر جس طرح سے عام رواج ہے نام دنیا نہیں کرتا۔ کیوں باہر
(RESEARCH) نے ثابت کیا ہے کہ گورو نام ہے گیان کا سمجھ
کا۔ ویویک کا ایک آدمی نے کسی آدمی کو گورو مان لیا ہے اس نے
حقیقت کی سمجھ حاصل نہیں کی۔ گورو کی بات کو نہیں سمجھا۔ اس
کو گورو دھارن کرنے سے کیا لاجھ ہوا؟ اس خیال سے میں نے
عام میلک کو نام نہیں دیا۔ مگر میں یہہ نہیں کہتا کہ عام میلک کو
نام دنیا غلط ہے جو جیو ابھی مبتدی ہیں ان کو کسی راستہ پر لگانے
کے لئے کسی پنچہ میں شامل کرنے کے لئے نام دان بہت ضروری
ہے۔ اگر عام آدمیوں نے نام لے لیا اور سنگ میں آتے رہے
کچھ نہ کچھ سمجھی نہ سمجھی تو ان کے پلہ پڑ جائے گا۔ اور کسی وقت اپنی

زندگی کے سدھارنے کی طرف توجہ دے سکیں گے۔ میں اس نام کے طریقہ کار مردہ کو غلط نہیں کہتا۔ مبتدیوں کے لئے جن کی بدھی ابھی سوکھ نہیں ہوئی ہے، ان کے لئے مردہ طریقہ نام دینے کا یعنی یہہ جو عام رواج گوروائی چیلانی کا ہے اس کا میں کھنڈن نہیں کرتا۔ مگر میں نہیں دیتا۔ میرے نہ دینے کے کارن میں دنیا اکیان سے سیوا کرتی ہے کسی کے انتر میرا روپ پرگٹ ہوا۔ اب اس نے یہہ سمجھ کے کہ گورو جہاراج میرے انتر پرگٹ ہوئے ہیں وہ آ کے میری مٹھی چاچی کرتا ہے مجھ کو دھون دیتا ہے اگر میں وہ دھون لیتا ہوں اس نے اس خیال اور دھوا اس سے پیسہ دیا کہ میرا روپ اس کے انتر پرگٹ ہوا اب میں تو ہوتا نہیں وہ جو میں پیسہ اس سے لوگکا وہ مسیری جان کو کھا جائے گا۔

آج ایک بلٹری کاکیشن بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا بابا جی آپ نور روپ میں میرے انتر پرگٹ ہوئے بڑی خوشی ہوئی۔ یہ تو سمجھتا ہے کہ میں ہوشیار پور میں بیٹھا ہوا اس کے انتر گیا۔ میں تو گیا نہیں میں نے اپنے جان کو بچانے کے لئے کہ میں اس دھوکہ کا اس فریب کا اس چار سو میں کے چال کا مجرم نایوں۔ میں نے جیوؤں کو چیلانی نہیں بنایا۔ یہہ ہے میرا بھٹاؤ۔

آج ست سنگ تھا ترکھی کے مقام پر سادھن کرنے سے کیا تھا؟

پہلے من کی شانتی ملتی ہے تم نے رام این پڑھی ہو گی۔ وہ نارنجی دانتوں
ہیں۔ اس کی روحانی تشریح و بھاد کیا ہے ؟ من اپنے غلط و چاروں
سے اشانت ہو جاتا ہے راون جو ہرے خیالات اور گندے خیالات
ہیں اس کی وجہ سے اس کی شانتی چلی جاتی ہے یعنی راون
سیتا کو ہرے جاتا ہے ہمارے غلط و چار اور غلط بھاد ہمارے
من کی شانتی کو بھنگ کرتے ہیں یہ رام اس شانتی کو حاصل
کرنے کے لئے تپ کرتا ہے جنگل جنگل گھومتا ہے دسرتھ اس کا
باپ ہے پانچ پران اندریاں پانچ کرم اندریاں یہ شریر
ہے اس کو چھوڑ دیتا ہے چھوڑ کے تڑکٹی محل میں اس دوسرے
استھان پر پہنچ کر من کے جو ستو گنی اش ہیں ان کو ساتھ
لے کر لنکا پر چڑھائی کر کے وہ جو ہرے و چار میں گندے و چار
ہیں جن سے کہ وہ اشانت ہوا تھا ان کو مار دیتا ہے اور
شانتی کو سیتا کو واپس لاکر پھر اپنے اجدھیہا میں راج کرتا ہے
ایک بھاد ہے یہ

رام رام سب کوئی کہے
دسرتھ کہے نہ کوئی
ایک بار دسرتھ کہہ رام کہے
سہس گنا بھل ہوئے

دشترتھ ہمارا شہر ہے ہمارے غلط و چاروں۔ غلط لالچ اور دھوکہ
 غلط کام کی وجہ سے من کی شانتی ختم ہوتی ہے۔ سادھن کرنے
 سے آدمی کے من کو شانتی مل جاتی ہے۔ اور پھر وہ من پر سواری
 کر کے اس دنیا میں جسم میں رہتا ہوا۔ اپنا جیون سکھ اور شانتی
 سے گزارتا ہے۔ ایک تو ترکی میں سادھن کرنے کا یہ پھل ہے
 داتا دیال اس شد میں فرماتے ہیں سہ

دس ہر اس کو ہرا۔ جب پھر دیوالی آگئی
 مٹ گیا گھٹ کا اندھیرا۔ اور اجبالی آگئی
 دس ہماری اندریاں ہیں۔ پائی ہے اونپر و مئے
 جیت کر انتر میں تھرت بھولی۔ مھالی آگئی
 تیسرے تلی کے سہس دل کسل کے گھٹتے
 دیکھ ے سکھ کی دستھا۔ من کے مالی آگئی
 کھل گئے انتر کنول۔ اور چھوٹ نکلی ان کی ہال
 پریم کے رس کی تراٹ۔ لالی لالی آگئی
 لالی گورد کاروپ ہے ترکی کے استھان پر
 دیکھنے لالی چلا۔ آنکھوں میں لالی آگئی
 ٹوٹا گرٹھ لنگا کا۔ رنج رادن کا بھیہ جانا رہا
 اب تورا رام کے۔ جیت میں ہنالی آگئی

جوتی جگمگ چور ہی ہے۔ راج ہے پرکاش کا
 کون کہتا ہے اودیا۔ کالی کالی آ گئی
 سنت مت کی اس دیوانی کو کوئی جانے گا کیا
 گھٹ میں سورج چاند تاروں کی آ جانی آ گئی
 رادھا سوامی نے دیا اس دیوانی کا پتہ
 گھٹ میں بھکتی آپ سکھ کی دینے والی آ گئی
 یہ ہے ترکٹی کے سادھن کا پھل۔ طرز بیان ہے کہ کسی کام کو کرنے
 کے لئے جب تک روچک پنے کا سہارا نہیں لیا جاتا۔ دوسرے میں
 جوش پیدا نہیں ہوتا۔ شاعرانہ استعارہ میں جوش دلانے کے لئے
 بہت سی باتیں یا شہ گھرے ہوئے ہوتے ہیں مثلاً صبح میں نے کہا تھا
 بھاگرا ڈیام سے جو نہر آئی ہے اس کو ریڈیو پر کیا کہے ہیں
 بھاگراے توں آدنی۔ اک مٹیا رنجری
 یہ حقیقی باتیں ہیں یہہ روچک ہیں تاکہ حیروں کو اتادہ ملے۔ اور
 حوصلے ملے مگر ہم میں اس روچک پنے ہی میں بھینے رہتے ہیں یتھارتھ
 کو قبول نہیں کرتے ہیں یتھارتھ پنے کا حامی نہ ہوں اس لئے میں
 نے روچک پنے سے کام نہیں لیا۔

دوسرا پھل یہ ہے کہ وہ اس ترکٹی کے سادھن کرتے سے
 کوئی اپنے اتر جس قسم کی اتنی چاہتا ہے اس کا اسٹ بنا کر اپنے اتر

میں ترکئی لگائے گا وہ جو اس کا مقصد ہے اس کا حل اس کو مل جائے گا۔ اس کا گیان ہو جائے گا۔

گر طہ بھیتہ جاے کینہ راج

بھکتی بھاو کا پایا ساج

کرم بیج اب دیا جلائی

آگے کو پھر سرت چڑھائی

ترکئی میں کرم بیج مل جاتا ہے کرم کہتے ہیں باسنا کو وہاں جا کر
بری باسنایں سب ختم ہو جاتی ہیں۔ من تھر ہو جاتا ہے۔

نوبت جھڑتی آٹھوں جام

سرت پایا مول کلام

مہا کال اور کورم بکھاتا

اپنی بیجا یہاں سے جانا

من جب ایسا گرہوتا ہے اس وقت اس میں پھرنا
ہوتی ہے اس کو انہوں نے مہا کال یا کورم کہا ہے۔ کچھوا جس طرح
اپنے تمام اعضاؤں کو ایکٹھا کر کے کٹھا ہو جاتا ہے سب کچھ اس
کے اپنے اتار میں آجاتا ہے اور جب وہ چاہے اپنے ہاتھ پاؤں
یاہر نکال کر پھر چلنے لگتا ہے ایسے ہی من کی حالت ہے ترکئی میں
من ایکٹھا ہو جاتا ہے کچھوا بن جاتا ہے جہاں تک میرا خیال ہے

سوامی جی جہاراج کا یہ بھاؤ ہے سہ

سورج چاند اینکن دیکھے

تارا منڈل بہو بدھی سیکھے

یہی بات داتا دیال جہرشی شیوبرت لال جی جہاراج نے کہی

ہے۔ سورج چاند سارے جو دیکھائی دیتے ہیں یہ ہمارے من کی

ہی اپنی درتیاں ہیں من کی درتوں کے تماشہ ہیں باہر کے سورج

مٹھارے اتر نہیں آتے۔ تمہارے من کے جو چار ہیں ان میں تات

ہے وہی سورج اور چاند کی شکلوں میں تمہارے سامنے نظر آتے

ہیں یہ روچک بانی ہے۔ جیوں کو آساہ دینے کے لئے حوصلہ دیتے

کے لئے ایسی روچک بانی کہی گئی ہے اگر ایسا نہ کہو گے تو لوگ

اس طرف راغب نہیں ہونگے۔ اس لئے روچک اور بھیمانک

دونوں کی ضرورت ہے۔

میں تیمھار تھو سیکٹا کا حامی ہوں۔ اپنی آتما سے پوجتھا

ہوں کہ تو نے تیمھار تھو سیکٹا دینے کی کیوں حمایت کی؟ صرف اس لئے

کہ اس روچک اور بھیمانک باتوں میں جو آئے ہوئے کچھ سمیہ

تک تو وہ روچک پنے میں چلتے ہیں۔ چونکہ ان کی ہمیشہ یہیہ

اوتھنا نہیں رہتی۔ ان کی پرکرتی کے مطابق اوتھنا بدل جاتی

ہے وہ اس کو یوں سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جو نہیں باتیں بنا کے

ہم کو پھنسا یا ہوا ہے پھر ان کا ان باتوں پر سے وشواس ٹوٹ جاتا ہے جب ان کا وشواس ٹوٹتا ہے وہ ان کی ساری کمائی کو برباد کر دیتا ہے اگر تیمھار توحہ طریقہ سے چلیں چونکہ وہ روچک بنا نہیں رہتا۔ حقیقت اور اصلیت سے کام ہوتا ہے تب انسان گمراہ نہیں ہوگا۔ میں نے صرف اس خیال کو لیا۔ میں نے کتنے ہی دیکھے ہیں۔ رادھا سوامی مت میں پنٹھ میں شامل ہوئے پھر چھوڑ کر کسی اور پنٹھ میں شامل ہو گئے۔ کیوں؟ ان کو جو روچک تعلیم دی گئی اس سے ان کی تسلی نہیں ہوئی ہے

بھا کوٹے تو آوندی میٹار پنچری

وہ ایک جذبہ ہے اور حقیقت میں وہ ایک پانی کی ہنر ہے اب اس کو الزکار روپ میں ایک عورت بنا کر ناجیتی ہوئی کہہ دیا ایسے ہی ان سنتوں نے کہا۔ سہرت جب چلتی ہے اس کو مستی آتی ہے خوشی ملتی ہے۔ خوشی میں آکر ہم اپنے وطن شامی میں انکار روپ میں روچک طریقہ پر بیان کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہیں مگر حقیقت کے معلوم ہونے پر وشواس ٹوٹتا ہے

پنڈ انڈ سے نیاری کھیلی

برہمنڈ پار چیلی البیلی

وہ جو اصلی چیز ہمارے اندر سہرت ہے جو جسم اور من میں

آتی ہوئی ہے اور یہاں آکر جسمانی احساسات اور مانک احساسات
 میں پھنسی ہوئی ہے اس ترکٹی پر سادھن کرنے سے وہ من سے
 علاحدہ ہو کر اپنا پھراگلا منتفر تیار کرتی ہے۔

بن اور پر بت باغ دکھائی
 چمن چمن پھلو اڑی پھسائی

اس کا بھی بھاؤ یہی ہے وہاں انتر میں کوئی درخت
 لگے ہوئے نہیں ہیں۔ صرف اس حالت کا اظہار ہے
 یہ روچک شد ہیں۔

ہنریں ندیاں نزل دہا را

سمندر میں چڑھہ ہوگی پا را

ہنریں ہیں ندیاں ہیں۔ سواری جی ہمارا جی کا کیا بھاؤ ہے
 وہ تو وہی جانتے ہوں گے۔ یہ ب من کی ورتوں کا نظارہ
 ہے جہاں ورتیاں زور سے چلتی ہیں وہاں وہ دریا
 ہو گئے اور جہاں آہستہ سے چلتے ہیں وہاں وہ ہنریں ہو گئیں
 من کی جتنی ورتیاں ہیں جب وہ ایکھی ہو کر چلتی ہیں تو وہ
 سمندر کا روپ بن جاتی ہے اس سے آگے وہ اگلی
 منزلوں پر چلتی ہے۔

میر سو میر دیکھ کیلا سا گئی سرت جہاں بل بلا سا

جب من کی درتیاں ایکٹھا ہوتی ہیں تو اس وقت کیا اوتھا ہوتی ہے بلاس میں چلی جاتی ہے۔ خوشی اور چیز ہے بلاس ادھے مثال کے طور پر کہتا ہوں۔ آپ میرے پاس گلاب کا بھول لائے وہ بہت خوبصورت ہے اس کو میں نے دیکھا۔ خوشی ہوئی پھر اس کی خوشبو سونگھا خوشبو کا سونگھ کر آند لیتا بلاس ہے بھول کو سونگھنے سے مجھ کو جو آند ملا اس کا نام بلاس ہے۔

جب یہ سرت ایکاگر ہو کہ ادپر جانے کی کوشش کرتی ہے اس وقت آپ کو بلاس ملتا ہے مستی ملتی ہے آند ملتا ہے تم خوشی سے جھوم جاتے ہو۔ غم راگ سن رہے ہو۔ اس راگ کے سننے سے تم کو خوشی ملتی ہے جو راگ کے اندر لفظ ہیں ان لفظوں کو سن کر اس کے مطلب کو سمجھ کر تم خوشی لیتے ہو۔ ایک تو خوشی یہ ہے دوسرے جو اس راگ کی وصف سہانا راگ ہے اس کے الاپنے سے جو خوشی ملتی ہے آند ملتا ہے طبیعت مت ہو جاتی ہے اس کا نام بلاس ہے یہ میری اپنی سمجھ ہے میرا اپنا اوتھو ہے۔

را دھا سوامی کہت پکار ری

دوسری منزل کرنی یاری

یہاں دوسری منزل پار ہو جاتی ہے۔ کل بناؤنگا اس کے آگے

کیا ہوتا ہے جب من ایکاگر ہوتا ہے اس کے ایکا کرتا کے بعد دیتوں

بم اور وہ اس سے اس کے جو صاحب پر ہے
کی سادہ صلی کی اوتھھا ہے اس کا نام شن اور جہاں ہے یہی لوگ
ہے۔ سب کو رادھا سوامی

فقیر چند

نوٹشجری

وشیو شانتی کا تلگو نواد ہو کر کتاب چھپ گئی ہے پریم دیال
پریم سنت فقیر چند جی جہا راج کے چارست سنگ سندیش حقیقت میں
بہت ہی مفید ہیں۔

خریدار صاحبان شیو ساتمہ منڈل کے لائف ممبر بن جملہ تلگو ساتمہ
منگو ایس۔ اور ادارہ کی مدد فرمائیں۔

”ادارہ دیال“

شیوسا ہتھیہ پر کاشن منڈل کی مالی امداد

- ۱۔ ڈاکٹر لکشمین راؤ ہاسپٹل نظام آباد۔ ۳۶۵ روپے
- ۲۔ مانو پر چار سبھا دہلی نے آئندہ راؤ کو یہ رقم شیوسا ہتھیہ منڈل کو دی گئی۔ ۲۰۱
- ۳۔ سورگیہ رائے دولت رام کے پریوار کے لوگ دہلی ۴۵
- ۴۔ شہری کوشن چند گورو جالندہر پنجاب ۳۱
- ۵۔ شہریتی ہر ہردیپ گیت دہلی ۳۱
- ۶۔ شہری ست پرکاش دیال دھام علی گڑھ ۲۱
- ۷۔ شہری تلک راج جی دہلی ۲۰
- ۸۔ شہری پی۔ بی۔ بینینڈت بمبئی ۲۰
- ۹۔ شہری ٹی۔ آر۔ تھاپر دہلی ۱۵
- ۱۰۔ شہری جے۔ آر۔ ملک صاحب دہلی ۱۱

دآنا دیال اور پریم دیال جی ہنراج کی دیادہ شہی ان پر
 رہے گی اور ان کے سارے شہیہ منڈل کاغذاتیں پورن ہوں گے
 ادارہ شیوسا ہتھیہ منڈل